پیش لفظ

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے تبارک اللہ احسن الخالقین "ترجمہ: بڑا ہی مبارک ہے اللہ سب خلاقی کرنے والوں سے احسن و اکمل خالق۔" اللہ تعالیٰ نے انسان کو جمالیاتی حس عطا کر کے شرف امتیاز بخشا۔ جمالیات میں بنی نوع انسان کی طمانیت پوشیدہ ہے۔ ادب اور جمالیات کا گہرا تعلق ہے بلکہ جمالیات ادب کی روح ہے۔ ادیب کا وجدان اسے حسن و جمال کی گہرائی تک لے جاتا ہے جہاں وہ جمالیاتی حس کو بروئے کار لا کر کائنات کی وسعتوں اور رفعتوں تک پہنچ کر کائنات کی لطافتوں، رنگوں، روشنیوں اور خوشبوؤں کے راز سے آشنا ہوتا ہے۔

یہ مقالہ چھے ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں جمالیات کا تعارف، فلسفہ اور تاریخ کے ساتھ قرآن کا نظریہ جمال، ہندوستانی جمالیات اور جمالیات کا ادب کے ساتھ تعلق زیرِ بحث رہا۔ دوسرا باب دکنی غزل کی جمالیاتی روایت کے حوالے سے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں ولی سے پہلے تک کی جمالیاتی روایت کا جائزہ لیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں ولی کی جمالیات زیرِ بحث رہی۔ ابواب میں سیاسی، سماجی اور تاریخی پس منظر مختصراً بیان ہوئے ہیں۔ ترتیب اور شعرا کے حالاتِ زندگی، تاریخِ پیدائش اور وفات کے لیے اردو ادب کی تاریخ سے مدد لی گئی ہے۔ تیسرا باب ایہام گو شعرا کی جمالیات اور مظہر جانِ جاناں اور ان کے جمالیاتی دبستان کے حوالے سے ہے۔ چوتھے باب میں میر و سودا کے دور کی جمالیات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں دبستانِ لکھنؤ کے بدلتے جمالیاتی تصورات کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ باب ششم میں غالب اور عہدِ غالب کے جمالیاتی رویے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالے میں درج ہر شعر کا صفحہ اور کتاب کا حوالہ مقالے کی ضخامت اور طوالت کا باعث بن سکتا تھا اس لیے اشعار کا حوالہ کتابیات تک محدود ہے۔ اس سے تحقیق میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوئی۔

میں اپنے تمام اساتذہ کی شکر گزار ہوں جو میری راہنمائی کے لیے ہمہ وقت تیار رہے ہیں۔ ڈاکٹر سعادت سعید صاحب، ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی صاحب اور بالخصوص صدر شعبہ اردو ڈاکٹر ہارون قادر صاحب کی ممنون ہوں جن کی راہنمائی اور شفقت میرے ساتھ رہی۔ میں انکل غلام حسین ساجد کی ممنون ہوں جن کے ذاتی کتب خانے سے مجھے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ میں اپنے نگران ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی شکر گزار ہوں جنہوں نے جمالیات جیسے لطیف موضوع کے انتخاب اور مقالے کی تکمیل میں بھی میری رہنمائی کی۔

رابعہ ظفر